سورہ نمبر

(٦٨)

سُورَۃُ القَلَم

مع کنزالایمان وخزائن العرفان

الاسلامی.نیٹ

www.AL ISLAMI.NET

سُورَةُ الْقَلَمِ

سُورَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ | بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

سورہ قلم مکہ میں نازل ہوئی (اللہ کے نام سے شروع جو نہایت مہربان رحم والا ف۲۲) اس میں ۵۲ آیات اور ۲ رکوع ہیں

نٓ وَالْقَلَمِ وَمَا يَسْطُرُوْنَ ﴿۱﴾ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ﴿۲﴾ وَاِنَّ

قلم ف۲۳ اور اُن کے لکھے کی قسم ف۲۴ تم اپنے رب کے فضل سے مجنون نہیں ف۲۵ اور ضرور

لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ﴿۳﴾ وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ﴿۴﴾ فَسَتُبْصِرُ وَ

تمہارے لیے بے انتہا ثواب ہے ف۲۶ اور بیشک تمہاری خو بو بڑی شان کی ہے ف۲۷ تو اب کوئی دم جاتا ہے

ع ۲ / ۱۶

ف۲۲ اس سورت کا نام سورۂ نون و سورۂ قلم ہے یہ سورت مکیہ ہے اس میں دو رکوع باون آیتیں تین سو کلمے ایک ہزار دو سو چھپن حرف ہیں ف۲۳ اللہ تعالیٰ نے قلم کی قسم ذکر فرمائی اس قلم سے مراد یا تو لکھنے والوں کے قلم ہیں جن سے دینی و دنیوی مصالح و فوائد وابستہ ہیں اور یا قلمِ اعلیٰ مراد ہے جو نوری قلم ہے اور اُس کا طول فاصلہ زمین و آسمان کے برابر ہے اس نے بحکمِ الٰہی لوحِ محفوظ پر قیامت تک ہونے والے تمام اُمور لکھدیے ف۲۴ یعنی اعمال بنی آدم کے نگہبان فرشتوں کے لکھے کی قسم ف۲۵ اس کا لطف و کرم تمہارے شاملِ حال ہے اس نے تم پر انعام و احسان فرمائے نبوت اور حکمت عطا کی فصاحتِ تامہ عقلِ کامل پاکیزہ خصائل پسندیدہ اخلاق عطا کیے مخلوق کیلئے جسقدر کمالات امکان میں ہیں سب علیٰ وجہ الکمال عطا فرمائے ہر عیب سے ذات عالی صفات کو پاک رکھا اس میں کفار کے اس مقولہ کا رد ہے جو انہوں نے کہا تھا یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْ نُزِّلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ اِنَّكَ لَمَجْنُوْنٌ ف۲۶ تبلیغِ رسالت و اظہارِ نبوت اور خلق کو اللہ تعالیٰ کی طرف دعوت دینے اور کفار کی ان بیہودہ باتوں اور افتراؤں اور طعنوں پر صبر کرنے کا ف۲۷ حضرت ام المومنین عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کا خُلق قرآن ہے حدیث شریف میں ہے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے مجھے مکارمِ اخلاق و محاسنِ افعال کی تکمیل و تتمیم کے لیے مبعوث فرمایا۔

ف۱ یعنی اہل مکہ بھی جب ان پر عذاب نازل ہوگا ف۲ دین کے معاملہ میں ان کی رعایت کرکے ف۳ کہ جھوٹی اور باطل باتوں پر قسمیں کھانے میں دلیر ہے مراد اس سے یا ولید بن مغیرہ ہے یا اسود بن یغوث یا
اخنس بن شریق آگے اس کی صفتوں کا بیان ہوتا ہے ف۴ تاکہ لوگوں کے درمیان فساد ڈالے ف۵ بخیل نہ خود خرچ کرے نہ دوسرے کو نیک کاموں میں خرچ کرنے دے حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ
عنہما نے اس کے معنی میں یہ فرمایا ہے کہ بھلائی سے روکنے سے مقصود اسلام سے روکنا ہے کیونکہ ولید بن مغیرہ اپنے بیٹوں اور رشتہ داروں سے کہتا تھا کہ اگر تم میں سے کوئی اسلام میں داخل ہوا تو میں اسے اپنے مال میں سے کچھ نہ دونگا

يُبْصِرُونَ ﴿٥﴾ بِأَييِّكُمُ الْمَفْتُونُ ﴿٦﴾ إِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَن ضَلَّ عَن سَبِيلِهِ

کہ تم بھی دیکھ لوگے اور وہ بھی دیکھ لیں گے ف۱ کہ تم میں کون مجنون تھا بے شک تمہارا رب خوب جانتا ہے جو اس کی راہ سے بہکے

وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ﴿٧﴾ فَلَا تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ﴿٨﴾ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ

اور وہ خوب جانتا ہے جو راہ پر ہے تو جھٹلانے والوں کی بات نہ سننا وہ تو اس آرزو میں ہیں کہ کسی طرح تم نرمی کرو

فَيُدْهِنُونَ ﴿٩﴾ وَلَا تُطِعْ كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ﴿١٠﴾ هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ﴿١١﴾ مَّنَّاعٍ

ف۲ تو وہ بھی نرم پڑ جائیں اور ہر ایسے کی بات نہ سننا جو بڑا قسمیں کھانیوالا ف۳ ذلیل بہت طعنے دینے والا بہت ادھر کی ادھر لگاتا پھرنے والا

لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ﴿١٢﴾ عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ﴿١٣﴾ أَن كَانَ ذَا مَالٍ وَبَنِينَ ﴿١٤﴾

ف۴ بھلائی سے بڑا روکنے والا ف۵ حد سے بڑھنے والا گنہگار ف۶ درشت خو ف۷ اس سب پر طرہ یہ کہ اس کی اصل میں خطا ف۸ اس پر کہ کچھ مال اور بیٹے رکھتا ہے

إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِ آيَاتُنَا قَالَ أَسَاطِيرُ الْأَوَّلِينَ ﴿١٥﴾ سَنَسِمُهُ عَلَى

جب اس پر ہماری آیتیں پڑھی جائیں ف۹ کہتا ہے کہ اگلوں کی کہانیاں ہیں ف۱۰ قریب ہے کہ ہم اسکی سور کی سی تھوتھنی پر

الْخُرْطُومِ ﴿١٦﴾ إِنَّا بَلَوْنَاهُمْ كَمَا بَلَوْنَا أَصْحَابَ الْجَنَّةِ إِذْ أَقْسَمُوا لَيَصْرِمُنَّهَا

داغ دیں گے ف۱۱ بیشک ہم نے انھیں جانچا ف۱۲ جیسا اس باغ والوں کو جانچا تھا ف۱۳ جب انھوں نے قسم کھائی کہ ضرور

مُصْبِحِينَ ﴿١٧﴾ وَلَا يَسْتَثْنُونَ ﴿١٨﴾ فَطَافَ عَلَيْهَا طَائِفٌ مِّن رَّبِّكَ

صبح ہوتے اس کے کھیت کاٹ لیں گے ف۱۴ اور ان شاء اللہ نہ کہا ف۱۵ تو اس پر ف۱۶ تیرے رب کی طرف ف۱۷ ایک پھیری کرنے والا

وَهُمْ نَائِمُونَ ﴿١٩﴾ فَأَصْبَحَتْ كَالصَّرِيمِ ﴿٢٠﴾ فَتَنَادَوْا مُصْبِحِينَ ﴿٢١﴾ أَنِ

پھیرا کر گیا ف۱۷ اور وہ سوتے تھے تو صبح رہ گیا ف۱۸ جیسے پھل ٹوٹا ہوا ف۱۹ پھر انہوں نے صبح ہوتے ایک دوسرے کو پکارا کہ

اغْدُوا عَلَىٰ حَرْثِكُمْ إِن كُنتُمْ صَارِمِينَ ﴿٢٢﴾ فَانطَلَقُوا وَهُمْ يَتَخَافَتُونَ ﴿٢٣﴾

تڑکے اپنی کھیتی کو چلو اگر تمھیں کاٹنی ہے تو چلے اور آپس میں آہستہ آہستہ کہتے جاتے تھے

أَن لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُم مِّسْكِينٌ ﴿٢٤﴾ وَغَدَوْا عَلَىٰ حَرْدٍ قَادِرِينَ ﴿٢٥﴾

کہ ہرگز آج کوئی مسکین تمہارے باغ میں آنے نہ پائے اور تڑکے چلے اپنے اس ارادہ پر قدرت سمجھتے

فَلَمَّا رَأَوْهَا قَالُوا إِنَّا لَضَالُّونَ ﴿٢٦﴾ بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ﴿٢٧﴾ قَالَ

ف۲۰ پھر جب اسے دیکھا ف۲۱ بولے بیشک ہم راستہ بہک گئے ف۲۲ بلکہ ہم بے نصیب ہوئے ف۲۳ ان میں جو سب سے

أَوْسَطُهُمْ أَلَمْ أَقُل لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُونَ ﴿٢٨﴾ قَالُوا سُبْحَانَ رَبِّنَا إِنَّا كُنَّا

غنیمت تھا بولا کیا میں تم سے نہیں کہتا تھا کہ تسبیح کیوں نہیں کرتے ف۲۴ بولے پاکی ہے ہمارے رب کو بے شک

ف۶ فاجر بدکار
ف۷ بدمزاج بدزبان
ف۸ یعنی بدگوہر تو اس سے افعال خبیثہ کا صدور کیا عجب مروی ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو ولید بن مغیرہ نے اپنی ماں سے جاکر کہا کہ محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے میرے حق میں دس باتیں فرمائی ہیں نو کو تو میں جانتا ہوں کہ مجھ میں موجود ہیں لیکن دسویں بات اصل میں خطا ہونے کی اس کا حال مجھے معلوم نہیں یا تو مجھے سچ سچ بتادے ورنہ میں تیری گردن ماردوں گا اس پر اس کی ماں نے کہا کہ تیرا باپ نامرد تھا مجھے اندیشہ ہوا کہ وہ مرجائے گا تو اس کا مال غیر لیجائیں گے تو میں نے ایک چرواہے کو بلالیا تو اس سے ہے فائدہ ولید نے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں ایک جھوٹا کلمہ کہا تھا مجنون اس کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے اس کے دس واقعی عیوب ظاہر فرما دیے اس سے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی فضیلت اور شان محبوبیت معلوم ہوتی ہے
ف۹ یعنی قرآن مجید
ف۱۰ اور اس سے اس کی مراد یہ ہوتی ہے کہ جھوٹ ہے اور اس کا یہ کہنا اس کا نتیجہ ہے کہ ہم نے اسکو مال اور اولاد دی ف۱۱ یعنی اس کا چہرہ بگاڑ دینگے اور اس کی بدباطنی کی علامت اس کے چہرہ پر نمودار کردیں گے تاکہ اس کیلیے سبب عار ہو آخرت میں تو یہ سب کچھ ہوگا ہی مگر دنیا میں بھی یہ خبر پوری ہوکر رہی اور اسکی ناک داغیلی ہوگئی کہتے ہیں کہ بدر میں اس کی ناک کٹ گئی (کذا قیل خازن و مدارک و جلالین واعترض علیہ بان ولیدا کان من المستہزئین الذین ماتوا قبل بدر)

منزل ۷

ف۱۲ یعنی اہل مکہ کو نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی دعا سے جو آپ نے فرمائی تھی کہ یارب انھیں ایسی قحط سالی میں مبتلا کر جیسی حضرت یوسف علیہ السلام کے زمانہ میں ہوئی تھی چنانچہ اہل مکہ قحط کی ایسی مصیبت میں مبتلا کیے گئے کہ وہ بھوک کی شدت میں مردار اور ہڈیاں تک کھا گئے اور اس طرح آزمائش میں ڈالے گئے
ف۱۳ اس باغ کا نام صروان تھا یہ باغ صنعا یمن سے دو فرسنگ کے فاصلہ پر سرِراہ تھا اس کا مالک ایک مرد صالح تھا جو باغ کے میوے کثرت سے فقرا کو دیتا تھا جب باغ میں جاتا فقرا کو بلالیتا تمام گرے پڑے میوے فقرا لے لیتے اور باغ میں بستر بچھا دیے جاتے جب میوے توڑے جاتے تو جتنے میوے بستروں پر گرتے وہ بھی فقرا کو دیدیے جاتے اور جو خالص اپنا حصہ ہوتا اس سے بھی دسواں حصہ فقرا کو دیدیتا اسی طرح کھیتی کاٹتے وقت بھی اس نے فقرا کے حقوق بہت زیادہ مقرر کیے تھے اس کے بعد اس کے تین بیٹے وارث ہوئے انھوں نے باہم مشورہ کیا کہ مال قلیل ہے کنبہ بہت ہے اگر والد کی طرح ہم بھی خیرات جاری رکھیں تو تنگدست ہوجائیں گے آپس میں ملکر قسمیں کھائیں کہ صبح تڑکے لوگوں کے اٹھنے سے پہلے باغ چلکر میوے توڑلیں
چنانچہ ارشاد ہوتا ہے ف۱۴ تاکہ مسکینوں کو خبر نہ ہو ف۱۵ یہ لوگ تو قسمیں کھاکر سو گئے ف۱۶ یعنی باغ پر ف۱۷ یعنی ایک بلا آئی بحکم الٰہی آگ نازل ہوئی اور باغ کو تباہ کر گئی ف۱۸ وہ باغ ف۱۹ اور ان لوگوں کو کچھ خبر نہیں یہ صبح تڑکے اٹھے ف۲۰ کہ کسی مسکین کو نہ آنے دینگے اور تمام میوہ اپنے قبضہ میں لائیں گے ف۲۱ یعنی باغ کو کہ اسمیں میوہ کا نام و نشان نہیں ف۲۲ یعنی کسی اور باغ پر پہونچ گئے ہمارا باغ تو بہت میوہ دار ہے پھر جب غور کیا اور اس کے درو دیوار کو دیکھا اور پہچانا کہ اپنا ہی باغ ہے تو بولے ف۲۳ اسکے منافع سے مسکینوں کو نہ دینے کی نیت کرکے ف۲۴ اور اس ارادہ بد سے توبہ کیوں نہیں کرتے اور اللہ تعالیٰ کی نعمت کا شکر کیوں نہیں بجالاتے۔

ظٰلِمِيْنَ ۝٢٩ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ ۝٣٠ قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ

ہم ظالم تھے اب ایک دوسرے کی طرف ملامت کرتا متوجہ ہوا ف۱ بولے ہائے خرابی ہماری

اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ ۝٣١ عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا

بیشک ہم سرکش تھے ف۲ اُمید ہے ہمیں ہمارا رب اس سے بہتر بدل دے ہم اپنے رب کی طرف

رٰغِبُوْنَ ۝٣٢ كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ۭ وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ ۘ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝٣٣

رغبت لاتے ہیں ف۳ مار ایسی ہوتی ہے ف۴ اور بیشک آخرت کی مار سب سے بڑی کیا اچھا تھا اگر وہ جانتے ف۵

اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ ۝٣٤ اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ

بیشک ڈر والوں کیلیے اُن کے رب کے پاس ف۶ چین کے باغ ہیں ف۷ کیا ہم مسلمانوں کو

كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝٣٥ مَا لَكُمْ ۣ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ۝٣٦ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝٣٧

مجرموں کا سا کر دیں ف۸ تمہیں کیا ہوا کیسا حکم لگاتے ہو ف۹ کیا تمہارے لیے کوئی کتاب ہے اس میں پڑھتے ہو

اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝٣٨ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ

کہ تمہارے لیے اس میں جو تم پسند کرو یا تمہارے لیے ہم پر کچھ قسمیں ہیں قیامت تک پہنچتی ہوئی

الْقِيٰمَةِ ۙ اِنَّ لَكُمْ لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝٣٩ سَلْهُمْ اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝٤٠ اَمْ

ف۱۰ کہ تمہیں ملے گا جو کچھ دعوی کرتے ہو ف۱۱ تم اُن سے ف۱۲ پوچھو ان میں کونسا اس کا ضامن ہے ف۱۳ یا

لَهُمْ شُرَكَاۗءُ ښ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَاۗىِٕهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝٤١ يَوْمَ يُكْشَفُ

انکے پاس کچھ شریک ہیں ف۱۴ تو اپنے شریکوں کو لے کر آئیں اگر سچے ہیں ف۱۵ جسدن ایک ساق

عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝٤٢ خَاشِعَةً

کھول جائے گی (جسکے معنی اللہ ہی جانتا ہے) ف۱۶ اور سجدہ کو بلائے جائیں گے ف۱۷ تو نہ کرسکیں گے ف۱۸ نیچی نگاہیں کیے ہوئے

اَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ۭ وَقَدْ كَانُوْا يُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ وَهُمْ

ف۱۹ ان پر خواری چڑھ رہی ہوگی اور بے شک دنیا میں سجدہ کے لیے بلائے جاتے تھے ف۲۰ جب

سٰلِمُوْنَ ۝٤٣ فَذَرْنِيْ وَمَنْ يُّكَذِّبُ بِهٰذَا الْحَدِيْثِ ۭ سَنَسْتَدْرِجُهُمْ

تندرست تھے ف۲۱ تو جو اس بات کو ف۲۲ جھٹلاتا ہے اسے مجھ پر چھوڑ دو ف۲۳ قریب ہے کہ ہم انھیں آہستہ آہستہ

مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝٤٤ وَاُمْلِيْ لَهُمْ ۭ اِنَّ كَيْدِيْ مَتِيْنٌ ۝٤٥ اَمْ

لیجائیں گے جہاں سے انھیں خبر نہ ہوگی ف۲۴ اور میں انھیں ڈھیل دونگا بیشک میری خفیہ تدبیر بہت پکی ہے ف۲۵ یا تم

ف۱ اور آخرکار ان سب نے اعتراف کیا کہ ہم سے خطا ہوئی اور ہم حد سے متجاوز ہو گئے ف۲ کہ ہم نے اللہ تعالٰی کی نعمت کا شکر نہ کیا اور باپ دادا کے نیک طریقہ کو چھوڑا ف۳ اس کے عفو و کرم کی اُمید رکھتے ہیں ان لوگوں نے صدق و اخلاص سے توبہ کی تو اللہ تعالٰی نے اُنھیں اس کے عوض اس سے بہتر باغ عطا فرمایا جس کا نام باغ حیوان تھا اور اس میں کثرت پیداوار اور لطافت آب و ہوا کا یہ عالم تھا کہ اس کے انگوروں کا ایک خوشہ ایک گدھے پر بار کیا جاتا تھا ف۴ اے کفارِ مکہ ہوش میں آؤ یہ تو دنیا کی مار ہے ف۵ عذاب آخرت کو اور اس سے بچنے کے لیے اللہ تعالٰی اور رسول کی فرمانبرداری کرتے ف۶ یعنی آخرت میں ف۷ شانِ نزول مشرکین نے مسلمانوں سے کہا تھا کہ اگر مرنے کے بعد پھر ہم اٹھائے بھی گئے تو وہاں بھی ہم تم سے اچھے رہیں گے اور ہمارا ہی درجہ بلند ہوگا جیسے کہ دنیا میں ہمیں آسائش ہے اس پر یہ آیت نازل ہوئی جو آگے آتی ہے ف۸ اور ان مخلص فرمانبرداروں کو ان معاند باغیوں پر فضیلت نہ دینگے ہماری نسبت ایسا گمان فاسد ف۹ جہالت سے ف۱۰ جو منقطع نہ ہوں اس مضمون کی ف۱۱ اپنے لیے اللہ تعالٰی کے نزدیک خیر و کرامت کا اب اللہ تعالٰی اپنے حبیب صلی اللہ تعالٰی علیہ وسلم کو خطاب فرماتا ہے ف۱۲ یعنی کفار سے ف۱۳ کہ آخرت میں اُنھیں مسلمانوں سے بہتر یا اُنکے برابر ملے گا ف۱۴ جو اس دعوے میں ان کی موافقت کریں اور ذمہ دار بنیں ف۱۵ حقیقت میں وہ باطل پر ہیں نہ اُنکے پاس کوئی کتاب جس میں یہ مذکور ہو جو وہ کہتے ہیں نہ اللہ تعالٰی کا کوئی عہد نہ کوئی ان کا ضامن نہ موافق ف۱۶ جمہور کے نزدیک کشف ساق شدت و صعوبت امر سے عبارت ہے جو روز قیامت حساب و جزا کے لیے پیش آئے گی حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالٰی عنہما نے فرمایا کہ قیامت میں وہ بڑا سخت وقت ہے سلف کا یہی طریقہ ہے کہ وہ اس کے معنی میں کلام نہیں کرتے اور یہ فرماتے ہیں کہ ہم اس پر ایمان لاتے ہیں اور اس سے جو مراد ہے وہ اللہ تعالٰی کی طرف تفویض کرتے ہیں

ع ۱ ۴۳ ۴

منزل ۷

مع ۱۵

ف۱۷ یعنی کفار و منافقین بطریق امتحان و توبیخ

ف۱۸ ان کی پشتیں تانبے کے تختے کی طرح سخت ہو جائیں گی

ف۱۹ کہ ان پر ذلت و ندامت چھائی ہوئی ہوگی

ف۲۰ اور اذانوں اور تکبیروں میں حیّ علی الصلوٰۃ حیّ علی الفلاح کے ساتھ اُنھیں نماز و سجدے کی دعوت دی جاتی تھی

ف۲۱ باوجود اس کے سجدہ نہ کرتے تھے اسی کا نتیجہ ہے جو یہاں سجدے سے محروم رہے

ف۲۲ یعنی قرآن مجید کو

ف۲۳ میں اس کو سزا دونگا

ف۲۴ اپنے عذاب کی طرف اس طرح کہ باوجود معصیتوں اور نافرمانیوں کے اُنھیں صحت و رزق سب کچھ ملتا رہے گا اور دمبدم عذاب قریب ہوتا جائے گا

ف۲۵ میرا عذاب شدید ہے

تَسْـَٔلُهُمْ اَجْرًا فَهُمْ مِّنْ مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُوْنَ ﴿۴۶﴾ اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَیْبُ فَهُمْ

انسے اجرت مانگتے ہو ف۱ کہ وہ چٹی کے بوجھ میں دبے ہیں ف۲ یا انکے پاس غیب ہے ف۳ کہ وہ

یَكْتُبُوْنَ ﴿۴۷﴾ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَ لَا تَكُنْ كَصَاحِبِ الْحُوْتِۘ اِذْ

لکھ رہے ہیں ف۴ تو تم اپنے رب کے حکم کا انتظار کرو ف۵ اور اس مچھلی والے کی طرح نہ ہونا ف۶ جب

نَادٰى وَ هُوَ مَكْظُوْمٌ ﴿۴۸﴾ لَوْ لَاۤ اَنْ تَدٰرَكَهٗ نِعْمَةٌ مِّنْ رَّبِّهٖ لَنُبِذَ

اس حال میں پکارا کہ اسکا دل گھٹ رہا تھا ف۷ اگر اسکے رب کی نعمت اس کی خبر کو نہ پہونچ جاتی ف۸ تو ضرور میدان پر

بِالْعَرَآءِ وَ هُوَ مَذْمُوْمٌ ﴿۴۹﴾ فَاجْتَبٰهُ رَبُّهٗ فَجَعَلَهٗ مِنَ الصّٰلِحِیْنَ ﴿۵۰﴾

پھینک دیا جاتا الزام دیا ہوا ف۹ تو اسے اس کے رب نے چن لیا اور اپنے قرب خاص کے سزاواروں میں کرلیا

وَ اِنْ یَّكَادُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَكَ بِاَبْصَارِهِمْ لَمَّا سَمِعُوا

اور ضرور کافر تو ایسے معلوم ہوتے ہیں کہ گویا اپنی بد نظر لگا کر تمہیں گرا دینگے جب قرآن سنتے ہیں ف۱۰

الذِّكْرَ وَ یَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ﴿۵۱﴾ وَ مَا هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ﴿۵۲﴾

اور کہتے ہیں ف۱۱ یہ ضرور عقل سے دور ہیں اور وہ ف۱۲ تو نہیں مگر نصیحت سارے جہان کیلئے ف۱۳

ف۱ رسالت کی تبلیغ پر ف۲ اور تاوان کا اپنر ایسا بار گراں ہے جس کی وجہ سے ایمان نہیں لاتے ف۳ غیب سے مراد یہاں لوح محفوظ ہے ف۴ اس سے جو کچھ کہتے ہیں ف۵ جو وہ ان کے حق میں فرمائے اور چندے ان کی ایذاؤں پر صبر کرو (قیل انہ منسوخ بآیۃ السیف) ف۶ قوم پر تعجیل غضب میں اور مچھلی والے سے مراد حضرت یونس علیہ السلام ہیں ف۷ مچھلی کے پیٹ میں غم سے ف۸ اور اللہ تعالیٰ ان کے عذر و دعا کو قبول فرما کر اپنر انعام نہ فرماتا ف۹ لیکن اللہ تعالیٰ نے رحمت فرمائی ف۱۰ اور بغض و عداوت کی نگاہوں سے گھور گھور کر دیکھتے ہیں **شانِ نزول** منقول ہے کہ عرب میں بعض لوگ نظر لگانے میں شہرۂ آفاق تھے اور ان کی یہ حالت تھی کہ دعوے کر کرکے نظر لگاتے تھے اور جس چیز کو انہوں نے گزند پہنچانے کے ارادے سے دیکھا دیکھتے ہی ہلاک ہو گئی ایسے بہت واقعات اُن کے تجربہ میں آچکے تھے کفار نے ان سے کہا کہ رسول کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو نظر لگائیں تو ان لوگوں نے حضور کو بڑی تیز نگاہوں سے دیکھا اور کہا کہ ہم نے ابتک ایسا آدمی دیکھا نہ ایسی دلیلیں دیکھیں اور انکا کسی چیز کو دیکھکر حیرت کرنا ہی ستم ہوتا تھا لیکن ان کی یہ تمام جد و جہد بھی مثل انکے اور مکائد کے جو رات دن وہ کرتے رہتے تھے بیکار گئی اور اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو ان کے شر سے محفوظ رکھا اور یہ آیت نازل ہوئی حسن رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا جس کو نظر لگے اسپر یہ آیت پڑھ کر دم کر دی جائے

ف۱۱ براہ حسد و عناد اور لوگوں کو نفرت دلانے کے لیے سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی شان میں جب آپ کو قرآن کریم پڑھتے دیکھتے ہیں ف۱۲ یعنی قرآن شریف یا سید عالم محمد مصطفےٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ف۱۳ جنوں کے لیے بھی اور انسانوں کے لیے بھی یا ذکر بمعنی فضل و شرف کے ہے اس تقدیر پر معنی یہ ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم تمام جہانوں کے لیے شرف ہیں ان کی طرف جنون کی نسبت کرنا کور باطنی ہے (مدارک)

وقف لازم

ع ۲ ۱۹

منزل ۷